زبانِ خلق

جناب مدیر نقیب ختم نبوت ملتان سلام مسنون

گزارش ہے کہ روزنامہ نوائے وقت ملتان ۱۹ جولائی اور روزنامہ سنگ میل ملتان ۲۰ جولائی کی اشاعت میں ایک نمایاں خبر چھپی ہے کہ ڈیرہ غازیخاں کے جیالے بھی بجلی چوری کی لوٹ میں بھر پور حصہ دار بن گئے ہیں۔ ڈیرہ غازیخاں کے نوح میں تاروں پر کنڈیاں لگا کر بجلی چوری کرنے والے ۲۰ جیالوں کے خلاف مقدمات درج کر دیئے گئے ہیں۔ بعینہ پورے ملک میں بجلی کی چوری معمول بن چکی ہے اور متعلقہ افراد بے تکلف لاکھوں روپے کی بجلی روزانہ ہڑپ کر جاتے ہیں درحقیقت یہ حکمرانوں کی ذمہ داری ہے کہ مختلف مقامات پر مختلف ذرائع سے بجلی چوری کرنیوالوں کا تعاقب کرے اور ملکی خزانہ کو لوٹنے والوں کو عبرت ناک سزا دے۔ چونکہ یہ کام میٹر ریڈنگ کرنیوالوں اور دیگر متعلقہ افراد کی ملی بھگت سے عرصہ دراز سے کامیاب ہے لہذا کوئی مؤثر کارروائی منظر عام پر نہیں آئی۔ بجلی چوری کے شکوے ہر شہر اور قصبہ میں زباں زد عوام ہیں۔ شکایت کنندگان کا تحفظ نہ ہونے کی وجہ سے اور اوپر والوں کی سرپرستی کی بنا پر عوام بھی دلچسپی نہیں لیتے۔ نادہندگان کا موقف ہے کہ خزانہ سرکار میں جمع ہونیوالی اکثر رقوم غیر ممالک میں منتقل ہوجاتی ہیں اور ملکی عوام کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا لہذا بلوں کی عدم ادائیگی کے ساتھ ہر قسم کے جبری ٹیکس چوری کرنے کا رواج عام ہو رہا ہے۔ دوسری وجہ جبری "اضافی سرچارج" اور بلوں کے ذریعہ زائد اور ناجائز رقوم کی وصولی نے صارفین کو بھی بددیانتی پر مجبور کر دیا ہے۔ مثلاً ایک ملازم پیشہ آدمی کی کل تنخواہ تین ہزار روپے ہے اور اس کے گھر میں صرف دو پنکھے اور تین بلب استعمال ہوتے ہیں جبکہ بجلی کا بل پندرہ سو روپے آجاتا ہے اور بعض کو دو ہزار روپے اور ایسا بھی ہوا کہ پانچ ہزار روپے کا بل آگیا۔ دفتروں کے چکر لگانے کے باوجود بل درست نہیں ہوتا اور "مٹھی گرم" کرنے پر سارا بل معاف ہونے کا مژدہ بھی سنایا جاتا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ اس مظلوم صارف کو جبراً بددیانتی اور بجلی چوری کا راستہ دکھایا جا رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک صنعت کار کی چار پاور لومز کا بل کم و بیش چار ہزار روپے ماہانہ آتا ہے اور دوسرا منظور نظر جیالا سولا لومز کا بجلی کا بل اسی قدر ادا کرتا ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے سارا بوجھ غریب عوام پر ڈال دیا جاتا ہے۔ آخر اس تفاوت کی وجہ معلوم کرنا کس کے ذمہ ہے؟ عموماً چھوٹی بڑی فیکٹریوں، برف خانوں اور فلور ملز وغیرہ میں ریکارڈ چوریاں کسی سے مخفی نہیں۔ منتھلیوں کے ذریعہ خورد برد کی داستانیں زبان زد عوام ہیں۔ وطن عزیز کی اس حالت پر رونا آتا ہے اور دل کڑھتا ہے۔ یہ لچھن تو غیر ملکی آقاؤں کو مداخلت کی دعوت دینے کے مترادف ہیں۔ اور دور غلامی کی واپسی کا جواز بنیں گے۔ اور اللہ پاکستان کو محفوظ رکھے۔ آمین۔ (والسلام خاموش مبلغ ملتان)